سوال

ئی مدت (26)

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا بچے کی شرمگاہ کو چھونا وضو کو توڑ دیتا ہے ؟ کیا حائضہ عورت کے لیے درس سننے کی غرض سے مسجد میں داخل ہونا جائز ہے ؟ نیز خون نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت کتنی ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت کردہ وہ حدیث.جس کو امام احمد اور اصحاب سنن نے صحیح سند کے ساتھ بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

أَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : " مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلا يُصَلِّي حَتَّى يَتَوَضَّأَ " .[1]

ں شخص نے اپنے عضو مخصوص کو چھوا اب وہ تجدید وضو کیے بغیر نماز نہ پڑھے ۔ "

ں ہے کہ آلہ تناسل کو چھونا وضو کو توڑ دیتا ہے ۔ تب تو عورت کے لیے بھی مسنون یہی ہے کہ جب وہ اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو وضو کرے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ابن ماجہ میں اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی صحیح سند کے ساتھ حدیث موجود ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

ں فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ "

شرمگاہ کو چھوئے وہ وضو کرے ۔ "

چھلی دونوں شرمگاہوں کو شامل ہے ۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مذکورہ حدیث مردوں اور عورتوں کو شامل ہے البتہ مسند امام احمد رحمۃ اللہ علیہ میں حسن سند کے ساتھ ایک حدیث ہے.جس کو عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے باپ شعیب اور شعیب نے اپنے دادا عبداللہ بن عمرو بن

"أَيُّمَا رَجُلٍ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ ، وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ مَسَّتْ فَرْجَهَا فَلْتَتَوَضَّأْ "[2]

پنی شرمگاہ کو چھوئے وہ وضو کرے اور جونسی عورت اپنی شرمگاہ کو چھوئے وہ وضو کرے ۔ "

ے مردوں اور عورتوں کی اگلی اور پچھلی شرمگاہ دونوں کو شامل ہے نیز اس حدیث کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مسلک کی دلیل بنایا ہے کہ بلاشبہ جب آدمی اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو اس پر واجب ہو جاتا ہے کہ وہ ان تمام کاموں کے لیے وضو کرے جن کامو

علیہ کا موقف یہ ہے کہ مذکورہ تمام احادیث میں امر کا صیغہ وجوب کے لیے نہیں بلکہ استحباب کے لیے ہے یعنی شرمگاہ کو چھونے سے وضو کرنا فرض اور واجب نہیں صرف مستحب ہے کیونکہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اصحاب سنن رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح سند کے ساتھ ایک حدیث روایت کی ہے جو کہ طلق بن علی ر

ہم میں سے کوئی شخص جب اپنے عضو مخصوص کو چھوئے تو کیا وہ دوبارہ وضو کرے ؟

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

بضعۃ منک "[3]

ا تو صرف تیرے جسم کا ایک ٹکڑا ہے ۔ "

اور ایک حدیث میں یہ الفاظ ہیں ۔

اِلا بضعۃ منک ".[4]

ے جسم کا ایک ٹکڑا ہی تو ہے ۔ "

ث کا مطلب یہ ہے کہ آلہ تناسل تیرے جسم کا ایک حصہ ہے ۔ طبعاً پہلے بیان کردہ احادیث بظاہر طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس حدیث سے متعارض ہیں اور یہ اصولی بات ہے کہ جب دو دلیلوں کا بظاہر ایک دوسری کے ساتھ تعارض ہو جائے تو سب سے پہلے یہ کوشش کی جائے گی کہ دونوں متعارض

ہل ہو اِلا بضعۃ منک "" اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آلہ تناسل کو چھونے کی وجہ سے وضو کرنے کا حکم مستحب ہے اور اس شخص کے لیے.جس نے بغیر پردے کے اپنی شرمگاہ کو چھوا وضو کیے بغیر نماز پڑھنے کے لیے جو ممانعت وارد ہوئی ہے وہ نہی تنزیہی ہے سو اس طرح سے مذکورہ تمام دلائل کے درمیان

الیٰ عنہ کی آلہ تناسل کو چھونے سے وضو کے ٹوٹنے والی حدیث کے) منسوخ ہونے کے قائل ہیں جیسے کہ ابن القیم لیکن انھوں نے اس حدیث کو منسوخ قرار دینے کے لیے ایسا مسلک اختیار کیا ہے.جس کے ساتھ اصولی لوگ نسخ کو ثابت نہیں کرتے ۔ تو جب ہم کہتے ہیں کہ طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلے

حمۃ اللہ علیہ اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس طرف گئے ہیں کہ بلاشبہ جب آدمی اپنے آلہ تناسل کو چھوئے تو وہ وضو کرے کیونکہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں جو بسرہ بنت صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث ہے وہ انھی الفاظ سے مروی ہے اور وہ حدیث.جس میں مطلق طور پر آلہ تناسل کو چھونے سے وضو کرنے کا

اس سلسلے میں یہ کہا جاتا ہے کہ بلاشبہ بسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث ایک ہی ہے جو دو لفظوں سے وارد ہوئی ہے ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں ۔

مَنْ مَسَّ ذَکَرَہٗ یعنی مقید ہے کہ جس نے اپنے آلہ تناسل کو چھوا اور دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں، ذکرہ فلیتوضأ)[5]

یعنی آدمی مطلق آلہ تناسل کوچھونے سے وضو کرے لیکن مناسب یہ ہے کہ مطلق روایت کو مقید پر محمول کیا جائے کیونکہ حدیث ایک ہے اور دوالفاظ سے مروی ہے ایک میں اطلاق ہے اور دوسری میں تقیید لہٰذا مناسب یہی ہے کہ مطلق کو مقید پر محمول کیا جائے بنا بریں وہ عورت جو اپنے بچے کی صفائی ستھر

، زیادہ مدت کا تعلق ہے توامام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا : بلاشبہ خون نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ مدت ساٹھ دن قرار دی ہے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ایک روایت بیان کی ہے ۔ کہتی ہیں ۔

مِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ كَانَتِ النُّفَسَاءُ تَجْلِسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَرْبَعِينَ يَوْمًا فَكُنَّا نَطْلِي وُجُوهَنَا بِالْوَرْسِ مِنَ الْكَلَفِ "[6]

سلم کے دور میں ہم (نفاس کی وجہ سے) چالیس دن بیٹھی رہتی تھیں ۔ نماز نہیں پڑھتی تھیں اور ہم اپنے چہروں پر چھائیوں کی وجہ سے ورس بوٹی کا لیپ کرتی تھیں ۔ "

، سند کے اعتبار سے صحیح لغیرہ ہے اور یہ حدیث صحیح ہے اس لیے کہ اس کی صحت کے شواہد موجود ہیں ۔ لہٰذا اس حدیث کی بنیاد پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ عورت کے نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے اور اگر خون چالیس دن سے تجاوز کر جائے تو وہ چالیس دن مکمل کرنے کے بعد غسل کرے گی اور پھر ہر ؛

---

[1]۔ صحیح سنن الترمذی رقم الحدیث(82)

[2]۔ حسن مسند احمد(223/2)

[3]۔ حسن مسند احمد(22/4)

[4]۔ صحیح سنن النسائی رقم الحدیث(165)

[5]۔ صحیح سنن النسائی رقم الحدیث(164)

[6]۔ حسن صحیح سنن الترمذی رقم الحدیث(139)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر71

محدث فتویٰ